قرآنی قراءات کے نام پر تحریفِ قرآن پاک

ایک قرآن کی جگہ بیس(20) قرآنوں کی اشاعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ کلام ماننا مسلمانوں کے ایمان کا لازمی جز ہے۔ قرآن پاک وحی ہے۔ مسلمان ایمان رکھتے ہیں کہ یہ کلامِ بشر نہیں ہے۔ یہ کسی فرشتے کا کلام بھی نہیں ہے۔ قرآن پاک کی آیات جب نازل ہوتی تھیں تو حضور ﷺ انھیں یادرکھنے کے لئے عجلت میں دہراتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور ﷺ کو یہ اطمینان دلادیا گیا کہ یہ قرآن پاک جو ہم نازل فرمارہے ہیں، آپ کو بھولے گا نہیں، اس کی حفاظت بھی ہم ہی کریں گے۔ اس کے باوجود جیسے ہی قرآن پاک کی آیات نازل ہوتیں، اس انعام کا شکریہ ادا کرنے کیلئے حضور ﷺ، صحابہ کرام کی جماعت، جنہیں آپؐ نے کتابت وحی کے لئے مقرر فرمایا ہوا تھا، کو تلاوت کرکے سناتے اور لکھوادیتے۔ (دیگر کئی صحابہ کرام بھی اپنے طور پر انھیں لکھ لیتے۔) قرآن پاک اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ قرآن پاک اُس زبان (لہجہ، لغت اور محاورہ یعنی قراءتReading) میں نازل فرمایا گیا جو حضور ﷺ بولتے تھے۔ جو آپ ﷺ کی زبان تھی۔ قرآن پاک کی قراءت ایک ہی تھی۔ حضور ﷺ یہ بھی فرماتے کہ ان آیات کو پہلے سے نازل شدہ کسی سورت کی آیات کے ساتھ کس مقام پر رکھنا ہے۔ اس طرح شروع دن سے ہی قرآن پاک بصورت کتاب مرتب ہوتا چلا گیا، اور فرض نمازوں، جمعہ، عیدین، غزوات، اصحاب صفّہ، عمرہ اور حج کے اسفار، اجتماعات اور دیگر مواقع پر حضور ﷺ کی طرف سے باقاعدگی سے دہرایا جاتا رہا۔ تقریباً بائیس سال تک نزول وحی کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ قرآن پاک کی آخری آیت کے نزول کے بعد بھی حضور ﷺ صحابہ کرامؓ کے درمیان کچھ دن موجود رہے۔ قرآن پاک ایک ہی قراءت (Reading) تھی جسے حضور ﷺ اپنی پوری حیات طیّبہ میں سفر میں حضر میں پڑھ کر سناتے اور دھراتے رہے۔ بہت سے صحابہ کرام کو قرآن پاک مکمل طور پر حفظ یاد تھا۔ کئی صحابہؓ کے پاس ان کے اپنے ذاتی نسخے تھے جن کی انہوں نے حضور ﷺ سے مختلف اوقات میں تصدیق بھی حاصل کرلی تھی۔ حضور ﷺ نے قرآن پاک کو بصورت الکتاب مرتب حالت میں چھوڑ کر وصال فرمایا۔

صحابہ کرام میں ایک جماعت وہ بھی تھی جنہیں قرآن پاک نے السّابقون الاوّلون (ماننے کے اعتبار سے سب سے آگے) فرمایا ہے۔ حضور ﷺ نے اپنی حیات طیّبہ کے دوران، کئی صحابہ کرام اور صحابیات کو جنّت کی بشارت دیکر ان کے اعلیٰ درجہ کی تصدیق فرمادی۔ ایک مرتبہ، ایک ہی موقعہ پر آپؐ نے دس صحابہ کرام کو جنّتی ہونے کی بشارت دی۔ یہ عشرہء مبشّرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ ان تصدیق یافتہ حضرات کے السّابقون الاوّلون میں سے ہونے کی اسی دنیا میں تصدیق تھی۔ یہ سب یقیناً قرآن پاک کی تلاوت ویسے ہی فرماتے تھے، جیسے حضور ﷺ فرماتے تھے۔ تصدیق یافتہ ہی آگے تصدیق کا حق رکھتا ہے اور اسی کی تصدیق سند کا درجہ رکھتی ہے۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد، تصدیق یافتہ، مبشّر صحابہ کرام کی اسی جماعت کی حفاظت اور تصدیق کے ساتھ قرآن پاک اگلی نسلوں کو منتقل ہوتا چلا گیا۔

> قرآن پاک عربی زبان میں سورتوں کے اس مجموعے، اور سورتوں اور انکی آیات کی اس ترتیب کا نام ہے، جس کی نبیٔ کریم ﷺ نے شہادت دی ہے، اور شاہدین (السّابقون الاوّلون) جس کی شہادت دیتے چلے آرہے ہیں۔

(The Holy Qur'an is the name of the collection of Surahs, and the arrangement of Surahs and their verses, which have been witnessed by the Prophet (pbuh); and the witnessed followers have been witnessing its authenticity.)

> قرآن پاک اپنی تعریف خود یہ کرتا ہے کہ (ا) یہ شک سے پاک ہے اور تضاد سے پاک ہے۔ (البقرہ آیت 2، السجدہ آیت 2،)[1] (ب) یہ کلام اللہ ہے، کلام بشر نہیں ہے۔ (ج) حضرت جبرائیلؑ نے اسے اللہ کے امر سے حضور نبیٔ کریم ﷺ کے قلب اطہر پر نازل کیا ہے۔ (د) یہ احسن الحدیث کتاب ہے۔ (The Fairest of Narrations Book) (ط) یہ 'الحق' یعنی (اللہ کا نازل کیا ہوا مطلق معیار حق ہے تعلیمات کی صورت سے۔) (ظ) اسکی تمام آیات محکمات اور متشابہات میں منقسم ہیں۔ جو محکمات ہیں وہ امّ الکتاب یعنی کتاب کی بنیاد ہیں۔ دیگر تمام آیات متشابہات ہیں۔ جن کے دل میں کجی ہوتی ہے، وہ متشابہات کی محکمات کی بنیاد پر تاویل کرنے کی بجائے، من مانی تاویل (arbitrary interpretation) کی طرف لپکتے ہیں، یہ فتنہ پرور لوگ ہوتے ہیں۔ (سورہ آل عمران آیت 7)

قراءات العامہ قرآن پاک (جو قراءت حفص عن عاصم کے نام سے مشہور ہے) ہی وہ واحد روایت قرآن ہے جس کی قطعی سند حضور ﷺ تک پہنچتی ہے۔

اس کے علاوہ جتنی بھی دیگر (سات، دس، بیس یا اسّی) قراءاتی روایات بنائی اور شائع کی گئی ہیں، یا بنائی جاسکتی ہیں ان میں سے کسی کی روایت بھی حضور ﷺ تک قطعی تواتر سے نہیں پہنچتی۔ یہ محض ظنّی طور (اندازے، قیاس) پر حضور ﷺ سے منسوب کی جاتی ہیں۔ قرآن پاک میں نہ ہی ان قراءاتی روایات کے ثبوت میں کوئی بیان ہے اور نہ کوئی بیان اخذ کیا جاسکتا ہے۔[2]

حال پر صرف قرآنِ پاک ہی سند کا درجہ رکھتا ہے۔ قرآنِ پاک جس کی تصدیق کرتا ہے وہ حق ہے، جس کو رد کرتا ہے وہ بغیر الحق ہے۔ (القرآن 2:61, 3:21, 3:154) قرآنِ پاک کے حوالے کے بغیر کی گئی بات محض رائے، قیاس، گمان یا ظن کا درجہ رکھتی ہے، اللہ کا فرمان ہے: "اور ظنّ کسی کو حق سے مستغنی نہیں کر سکتا۔" (القرآن، 10:36, 53:28) فرمانِ الٰہی سے انحراف الضّلال (گمراہی) ہے۔ فرمایا گیا ہے: "الحق کے بعد ہے ہی کیا مگر گمراہی۔" (القرآن، 10:32)

قرآن پاک اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ السّابقون الاوّلون کی جماعت اوّلین میں بھی قلیل تعداد میں تھی اور آخرین (قیامت تک کے لوگوں) میں بھی یہ قلیل تعداد میں رہیں گے۔

قرآن پاک اس بات کی بھی تصدیق کرتا ہے کہ کوئی زمانہ فتنہ پرور لوگوں سے خالی نہیں رہا۔ مثلاً سورہ المنافقون میں فرمایا گیا ہے: "منافق آپؐ کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ '(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) 'اللہ کو علم ہے کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اور اللہ شہادت دیتا ہے کہ منافق یقیناً جھوٹے ہیں۔"

حضور ﷺ کے وصال کے بعد لازم تھا کہ، کسی بھی بات کو ماننے سے پہلے، دیکھا جاتا کہ کیا اسے ان تصدیقیافتہ حضرات میں سے کسی کی تصدیق حاصل ہے۔ بعد کے ادوار میں یہ دیکھا جاتا کہ ان تصدیقیافتہ حضرات (شاہدین) کے ساتھ اگر کوئی ایسی بات منسوب کی جارہی ہوتی، جو قرآن پاک کی تعلیمات سے متصادم ہوتی، تو اسے ردّ کرنے میں ادنیٰ تامّل نہ کیا جاتا۔

ابتداء اسلام ہی سے مسلمانوں نے تصدیقیافتہ مبشّر صحابہ کرامؓ اور غیر تصدیقیافتہ حضرات کی روایت میں درجہ کے اعتبار سے فرق ملحوظ رکھنا چھوڑ دیا۔ احادیث کی جمع و تدوین میں اسے اصول کی حیثیت سے مانا ہی نہیں گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ غیر تصدیقیافتہ لوگوں کو اخلاص لیکن بے علمی سے، اور فتنہ پرور لوگوں کو بدنیتی سے، خود ساختہ، قیاسی، غلط اور غیر مستند روایات، اور خلاف قرآن اصطلاحات اور اصول، دین میں داخل کرنے کا کھلا موقعہ مل گیا۔

ان لوگوں نے احادیث گھڑ لیں کہ حضورؐ نے بعض لوگوں کو قرآن پاک، قراءت العامہ (universal reading) سے مختلف الفاظ میں بھی پڑھنے کی اجازت دی۔ قرآن پاک کے اس صریح ارشاد کے ہوتے ہوئے کہ "ہم نے قرآن پاک اس زبان میں نازل فرمایا جو آپ ﷺ بولتے ہیں" ایک روایت یہ بھی گھڑ لی گئی کہ "قرآن پاک سبع احرف (سات حرفوں) میں نازل ہوا۔" ایک روایت یہ بھی گھڑ کے کتب حدیث میں شامل کر دی گئی کہ حضور نبیٔ کریم ﷺ قرآن پاک کو الکتاب کی صورت مرتب حالت میں چھوڑ کر دنیا سے رخصت نہیں ہوئے، بلکہ کاغذ، کھال اور کپڑے کے بوسیدہ چیتھڑوں، ہڈیوں، اور پتوں کے ڈھیر کی صورت چھوڑ کر رخصت ہوئے۔ اور یہ کہ سورتوں کو ایک cover میں اکٹھا کرنے کی حد تک یہ کام حضرت ابو بکرؓ نے کیا لیکن اس میں بھی سورتیں صرف جمع کی گئیں تھیں، کسی ترتیب میں نہیں تھیں۔ معاذ اللہ! انھیں بھی علم نہیں تھا کہ حضور ﷺ نے سورتوں کو کس ترتیب میں مرتب فرمایا ہے؟

جملۂ معترضہ کے طور پر کہا جاسکتا ہے کہ جو نبیٔ کریم ﷺ کسی بھی ہنگامی صورتحال کے لئے اپنے گھوڑے، اور اپنی تلواریں تیار رکھتے، (آپؐ کے پاس ہمیشہ اعلیٰ نسل کے گھوڑے اور تلواریں ہوا کرتیں)، میثاق مدینہ کی دستاویز کی حفاظت کا حضور ﷺ کو اتنا احساس تھا کہ وہ ہمیشہ آپ ﷺ کی تلوار کی نیام کے اندر رکھی رہتی، کیا یہ ممکن ہے قرآن پاک جیسی انتہائی اہم دستاویز کی حفاظت کے لئے آپ نے کوئی اہتمام نہ کیا ہو؟ اسے آپؐ کاغذ، کھال، کپڑے کے بوسیدہ چیتھڑوں، ہڈیوں، اور پتوں کے ڈھیر کی صورت، بے ترتیب، غیر مرتب اور غیر محفوظ چھوڑ کر رخصت ہوئے ہوں؟

پھر یہ روایت گھڑی گئی کہ سیّدنا عثمان غنیؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں حضرت ابو بکرؓ کے مسودے کو مستند نہیں سمجھا، بلکہ از سرِ نو اپنی مرضی کے مطابق مسوّدہ مرتب کرایا اور لکھوایا، بڑی سورتوں کو پہلے رکھا، چھوٹی سورتوں کو بعد میں رکھا اور تمام ذاتی نقول کو اکٹھا کر کے اس طرح سنبھال دیا کہ تمام ملت اسلامیہ قرآن پاک کے ایک ہی متن پر متفق ہو جائے۔

دعویٰ کیا کیا گیا کہ سیّدنا عثمان غنیؓ نے جب قرآن پاک کی تصدیق یافتہ نقول تیار کرواکر خلافتِ اسلامیہ کے اہم مقامات پر بھجوانے کا ارادہ کیا تو کئی صحابۂ کرام نے دعویٰ کیا کہ 'انھیں حضور ﷺ نے قراءت العامہ کے برعکس دیگر مختلف قراءات میں قرآن پڑھنے کی تعلیم دی ہے یا اجازت دی ہے۔ لہٰذا قرآن پاک کا تصدیق شدہ سرکاری مصحف اس قراءت میں ہونا چاہئے جسے ہم درست سمجھتے ہیں۔ فرض کیجئے کہ حضور ﷺ نے چند صحابہؓ کو انکی کسی مجبوری کے تحت ایسی اجازت دے دی ہو، کیا یہ چند مخصوص افراد کے لئے ایک انفرادی اجازت نہیں سے زیادہ کچھ ہو سکتی تھی؟ کیا ایک عارضی، ھنگامی (provisional) چند افراد کو دی گئی اجازت ایک مستقل حکم کے مقابل رکھی جا سکتی ہے جبکہ خود قرآن پاک کے اپنے اندر اس کے لئے کوئی جواز نہ ہو؟

اسلامی تاریخ اور حدیث کی کتابوں میں سیّدنا عثمان غنیؓ کی تیار کروائی گئی قرآن پاک کی تصدیقیافتہ نقول کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کے حروف اور الفاظ، نقاط (diacritics) اور اعراب (vowel markings) سے خالی تھے۔ نقاط اور اعراب سے خالی، متنِ قرآن کے اس فرضی ڈھانچے (skeletal text)، کو رسمِ عثمانی Uthmanic Codex' کا نام دیا جاتا ہے۔ بیانیہ بنایا گیا کہ رسمِ عثمانی کو دانستہ طور پر نقاط اور اعراب سے خالی رکھا گیا، تا کہ قرآن پاک کے 'سات احرف' (سات قراءات) میں نازل ہونے کے دعویدار صحابہ، رسمِ عثمانی کے اندر اپنی پسندیدہ قراءت کے مطابق (نقاط اور اعراب فرض کر کے) قرآن پڑھ سکیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا تھا کہ انھیں قراءت العامہ قرآن پاک کے مقابل 'مصاحف قرآن کی صورت شائع کر دیا جائے؟ فرض کر لیا جائے کہ قرآن پاک کے 'سبعہ احرف' میں نازل کئے جانے والی روایت درست ہے، تو 'سبعہ' کے معانی سات ہی ہوتے ہیں۔ قراءات (Variant Readings of the Qur'an) 'سبعہ' (7) سے بڑھ کر عَشَر (10) کیسے ہو گئیں؟ قراءات کے نام پر قرآن بنانے والے صَرف و نحو کے کاریگروں نے اب دَس (10) سے بھی بڑھا کر بیس (20) قرآن بنا دیئے ہیں۔ آج میں نے انٹرنیٹ سے قرآن کے نام پر شائع کئے گئے بیس (20) مختلف قرآن ڈاؤنلوڈ کئے ہیں جو میں قارئین کے لئے عنقریب فیس بک پر پوسٹ بھی کروں گا۔ یہ لوگ اس طرح کے اَسّی (80) قرآن بنا کر شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ 'احرف' سے کیا مراد ہے، اس کا حتمی تعین آج نہیں ہو سکا۔ عام مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے کہا یہ جاتا ہے کہ یہ محض لہجہ، طرزِ ادائیگی، یا قرآن پڑھنے کے انداز میں اختلاف سے زیادہ کچھ نہیں۔ حالانکہ یہ قراءات (Readings/Narrations)، جس کی آگے وضاحت آئے گی، قرآن پاک کے پورے سٹرکچر کو بدل کر رکھ دیتی ہیں۔ 'احرف' کے کوئی متعین معنی ہی نہیں ہیں۔ علماء نے لفظ 'احرف' کے پینتیس (35) سے زائد مختلف مفہوم بیان کئے ہیں۔ اگر ایک قرآن پاک کے اَسّی (80) قرآن، شائع کرنا، بیس (20) قرآن شائع کرنا یا دس (10) قرآن بنا کر شائع کرنا غلط ہے، تو سات (7) قرآن بنانے کی روایت کیسے درست سمجھی جا سکتی ہے؟

ان لوگوں کے نزدیک قرآن پاک کی تعریف یہ بنتی ہے کہ

> "رسمِ عثمانی (یعنی حروف پر نقاط اور اعراب سے مبیّنہ طور پر خالی ڈھانچے) کے اندر حروف کے نقاط اور الفاظ کے اعراب میں ایسی تبدیلی سے وجود میں آنے والی قراءت جو عربی گریمر (صرف و نحو) کے موافق ہو، بے شک احتمالاً ہی ہو، اور جس کی سند کسی صحابیؓ تک پہنچتی ہو، وہ قرآن پاک ہے۔ [3]
>
> یعنی یہ لازم نہیں کہ یہ سند حضور ﷺ تک پہنچتی ہو۔ اس بات کی بھی کوئی اہمیت نہیں کہ جس صحابیؓ کے ساتھ اسے منسوب کیا جا رہا ہے وہ مبشّر صحابہؓ میں سے نہیں۔ اس بات کی بھی کوئی اہمیت نہیں کہ کسی دیگر قراءت میں تجویز کئے گئے حروف اور الفاظ حضور ﷺ کی کاتبین وحی کو لکھوائی گئی اور پوری حیات طیّبہؐ کے دوران نمازوں کے دوران تلاوت فرمائی گئی مصدقہ قراءت العامہ قرآن پاک سے مختلف ہوں۔ اگر اس کی روایت کی سند کسی صحابی تک پہنچتی ہے تو وہ قرآن پاک ہی ہے بے شک اس طرح عام انسان کے الفاظ 'کلام اللہ' کا درجہ اختیار کر لیں۔"

ان لوگوں کے نزدیک اس بات کی بھی کوئی اہمیت نہیں کہ جب مصدقہ قراءت العامہ قرآن پاک میں بشری فہم کے مطابق کوئی تغیّر و تبدّل کیا جائے گا، تو ظاھر ہے قرآن پاک کی نحوی (گرامیٹیکل) ساخت بھی متاثر ہو گی اور اس میں بگاڑ پیدا ہو گا۔ اگر احتمالی طور پر بھی نحوی ساخت درست ہو، تو اسے قرآن پاک ماننے میں تامّل نہیں کیا جائے گا۔

سیّدنا عثمان غنیؓ، السابقون الاوّلونؓ اور مبشّر صحابہ کرامؓ میں سے تھے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ انھیں، دیگر مبشّر صحابہؓ کرام، اور جیّد صحابہ کرامؓ (السّابقون الاوّلون) کو قراءت العامہ قرآن پاک میں سورتوں کی ترتیب اور آیات کی ترتیب کا علم نہ ہو تا؟ کیا یہ ممکن ہے کہ سیّدنا عثمانؓ، حضور نبیٔ کریمؐ کی عطا کی گئی قراءت العامہ قرآن پاک کی ترتیب اپنی من مانی ترتیب (arbitrary arrangement) سے بدل دیتے؟ کتنے ہی ایسے کاتبین وحی صحابہؓ ابھی موجود تھے جنھوں نے اپنے ذاتی مصاحف، یا حفظ قرآن کی تصدیق خود حضور ﷺ سے حاصل کی ہوئی تھی۔

حدیث اور تاریخ کی کتابوں میں شامل ان بیانیوں(narratives)سے بظاہر تأثر یہ دیا جاتا ہے کہ سیّدنا حضرت عثمانؓ نے امت مسلمہ کو قرآن پاک کی ایک قراءت پر متفق کر کے بڑا کارنامہ سرانجام دیا۔ لیکن بین السطور بیانیہ یہ بنایا جاتا ہے کہ

(ا) قرآن پاک مختلف قراءات پر مشتمل ہے، اور ان میں سے ہر قراءت، یکساں طور پر قرآن پاک کا درجہ رکھتی ہے۔ (ب) قراءت العامہ قرآن پاک (Universal Reading of the Qur'an) کا کوئی وجود نہیں۔ روایت حفص (قراءت العامہ قرآن پاک جس نام سے مشہور ہو گئی اور صدیوں سے اسے ہی قرآن پاک کا درجہ حاصل ہے) محض ان روایات میں سے ایک روایت ہے۔ (ج) تمام موجود اور آئندہ تیار کی جانے والی قراءات میں مشترک صرف رسم عثمانی یعنی نقاط اور اعراب سے خالی (skeletal text, multiformic 'Uthmanic Codex) فرضی ڈھانچہ ہی ہے۔ جو بھی قراءت کسی بھی دور از کار سند کی بنیاد پر اس ڈھانچے میں فِٹ کر دی جائے، وہ قرآن پاک ہے۔

اس بیانیہ کے مطابق سیّدنا عثمانؓ کا اصل کارنامہ یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ انھوں نے اس وقت موجود سات، اور تاریخ اور حدیث کی کتابوں میں مذکور تمام ممکنہ روایات کی بنیاد پر قرآن پاک کے مصاحف شائع کرنے کا بنیادی ڈھانچہ فراہم کر دیا اور اس پر امّت کو متفق کر دیا۔ اللہ نے ایک قرآن پاک، الکتاب، نازل فرمایا تھا، حضور ﷺ نے ایک ہی قرآن پاک ساری حیات طیبہ (فرض نمازوں، جمعہ، تراویح، عیدین، غزوات، اصحاب صفّہ، عمرہ اور حج کے اسفار، اجتماعات اور دیگر مواقع پر) امّت کے سامنے تلاوت فرمایا، کاتبین وحی کے ذریعے لکھوایا، اپنی حیات طیّبہ کے دوران مکمل فرمایا، آخری وحی کے بعد کے عرصہ میں پڑھ کر سنایا، کئی صحابہ کرام کے ذاتی مسوّدوں اور کتنے ہی حفّاظ کے حفظ یاد کی تصدیق فرمائی۔ جبکہ اس روایت کے مطابق خلیفۂ سوم سیّدنا عثمان ہزاروں صحابہؓ کرام جنھوں نے پنجگانہ نمازوں، غزوات کے اسفار، عیدین، حج اور عمرہ کے اجتماعات میں قراءت العامہ قرآن پاک خود حضور ﷺ زبان اقدس سے سنا، کے بالمقابل چند صحابہ جو دعویدار تھے کہ انھیں حضور ﷺ نے قرآن پاک کے الفاظ اپنی سہولت کے مطابق تبدیل کر کے پڑھنے کی اجازت دی تھی، امت کو ایک نام نہاد قرأت پر متفق کرنے کے لئے ان کا مطالبہ مان لیا، اور متنِ قرآن کا ایسا ڈھانچہ (skeletal text) تیار کروایا جس کے حروف نقاط، اور الفاظ اعراب سے خالی تھے، تاکہ لوگ اس متن، جسے رسمِ عثمانی کا مفروضہ نام دیا جاتا ہے، کے اندر اپنے پسندیدہ نقاط اور اعراب فرض کر کے الفاظ کو مترادف الفاظ سے بدل کر، جمع کو واحد اور واحد کو جمع میں، اور مذکّر کو مؤنّث اور مؤنّث کو مذکّر سے تبدیل کر کے، الفاظ کی ترتیب بدل کر، کہیں لفظ ڈیلیٹ کر کے اور کہیں ایزاد کر کے، اپنی پسند کے مطابق قرأت کر سکیں۔

حضرت ابو بکر صدّیقؓ کے زمانۂ خلافت میں مانعین زکوۃ نے تو قرآن پاک میں بیان کئے گئے ایک حکم پر عمل کرنے میں صرف اس حد تک انکار کیا تھا کہ وہ زکوۃ، عمّال حکومت کو نہیں دیں گے، خود اپنے اندر اپنی مرضی سے تقسیم کریں گے۔ انھوں نے صرف زکوۃ بیت المال میں ادا کرنے سے انکار کیا۔ حضرت ابو بکر صدّیقؓ نے مانعین زکوٰۃ کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ رسّی کا ایک ٹکڑا بھی بیت المال کو دینے سے انکار کریں گے جو یہ حضور ﷺ کے زمانے میں دیتے تھے، تو میں ان سے جنگ کروں گا۔ یہ قرآن پاک کی کئی قراءات بنانے کے مقابلے میں بہت چھوٹی سی بات تھی۔ قرآن پاک تمام احکام شریعت کا مأخذ ہے۔ زکوۃ کی ادائیگی، احکام شریعت میں سے صرف ایک حکم ہے۔ حضرت ابو بکر صدّیقؓ نے یہ نہیں سوچا کہ مانعین زکوٰۃ سے جنگ کرنے سے امّت خود آپس میں لڑ پڑے گی، امّت کے اندر خانہ جنگی ہو جائے گی۔ آپؓ نے مانعین زکوۃ سے جنگ کی جس میں صحابۂ کرام کی ایک بہت بڑی تعداد شہید ہوئی۔ سیّدنا عثمان غنیؓ پر اتّہام یہ لگایا جا رہا ہے کہ آپؓ نے اتحاد امّت کی خاطر، قراءاتی اختلاف کے نام پر، تعلیمات اسلامی کے بنیادی الوہی، الہامی مأخذ، وحیٔ الٰہی میں قیامت تک کے لئے تحریف کا دروازہ کھول دیا؟ لوگوں کو ایک کی جگہ کئی قرآن پاک بنانے کا موقعہ فراہم کیا۔ لوگ اپنے ہاتھوں سے اپنی پسند کے مطابق الفاظ لکھیں اور اسے قرآن پاک کا نام دے دیں؟ اسے سیّدنا عثمان غنیؓ کا کارنامہ قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ اس عثمان غنیؓ کے بارے میں کہا جا رہا ہے، جو السابقون الاوّلونؓ میں سے ہے۔ جو مبشّر صحابۂ کرامؓ میں سے ہے۔ جسؓ نے خلیفۂ وقت ہوتے ہوئے اپنی ذات یا اقتدار کو بچانے کے لئے تلوار اٹھانے سے انکار کر دیا، اور اپنی جان تک قربان کر دی۔

اس بیانیے کو اتنا پھیلایا جا رہا ہے کہ مسلمانوں میں یہ عقیدہ بن جائے کہ قرآن پاک ایک نہیں، کئی مختلف متون (Texts) پر مشتمل ہے۔ عام تأثر یہ دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ قراءات کا اختلاف صرف مختلف قبائل کے لہجے کا اختلاف تھا۔ پھر یہ تأثر دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ صرف الفاظ کی ادائیگی کے انداز کا اختلاف ہے۔ پھر یہ تأثر دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اس سے معانی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ قراءات کے نام پر تحریف قرآن کی اس سازش کو چھپانے کے لئے، کم و بیش سترہ (17) پرائمری اور بہت سے سیکنڈری بیانیے بنائے گئے ہیں۔ علمائے کرام، مفتیان عظّام، یونیورسٹیوں کے اسلامک سٹڈیز کے پروفیسر، اسی کام میں لگے ہوئے ہیں۔ ابتداً سات قراءات (سبع قراءات) تک قرآن کے مصاحف شائع کرنے کی بات کی جاتی تھی۔ پھر اسے دس قراءات (قراءات عشرہ) تک بڑھا لیا گیا، جو شائع ہو چکی ہیں۔ اب قرآن پاک درج ذیل بیس (20) قرآنوں کی صورت شائع ہو کر آ گیا ہے۔

1. القرءان الكريم بروايت قالون عن نافع من مرفوعات الشبكة الاء سلاميه

2. القرءان الكريم بروايت ورش عن نافع من مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
3. القرءان الكريم بروايت البزيى عن ابن كثيرمن مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
4. القرءان الكريم بروايت قنبل عن ابن كثيرمن مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
5. القرءان الكريم بروايت الدورى عن ابيى عمرو من مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
6. القرءان الكريم بروايت السوسى عن ابيى عمرو من مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
7. القرءان الكريم بروايت هشام عن ابن عامر من مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
8. القرءان الكريم بروايت ابن ذكوان عن ابن عامر من مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
9. القرءان الكريم بروايت شعبہ عن عاصم من مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
10. المصحف الشريف بروايت حفص عن عاصم من مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
11. القرءان الكريم بروايت خلف عن حمزة من مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
12. القرءان الكريم بروايت خلاد عن حمزة من مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
13. القرءان الكريم بروايت أبي الحارث عن الكسائي من مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
14. القرءان الكريم بروايت الدوري عن الكسائي من مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
15. القرءان الكريم بروايت ابن وردان عن أبي جعفر من مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
16. القرءان الكريم بروايت ابن جماز عن أبي جعفر من مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
17. القرءان الكريم بروايت رويس عن يعقوب من مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
18. القرءان الكريم بروايت روح عن يعقوب من مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
19. القرءان الكريم بروايت إدريس عن خلف العاشر من مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ
20. القرءان الكريم بروايت إسحاق عن خلف العاشر من مرفوعات الشبكۃ الاء سلاميہ

https://islamhouse.com/ar/books/2804669/, www.islamweb.net

عامۃ المسلمین آج بھی ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن پاک زیر، زبر، حروف، الفاظ، متن اور قراءت کے اعتبار سے بالکل وہی، ایک ہی مصحف ہے، جو حضور نبیؐ کریم پر نازل فرمایا گیا، جسے بصورت الکتاب مرتب حالت میں حضورؐ نے امّت میں چھوڑا۔ تصدیقیافتہ شاہدین اس کی تصدیق کرتے چلے آرہے ہیں۔ پچھلے کچھ عرصے میں کویت، لیبیا، مصر، اردن، تیونس اور شمالی افریقی ممالک سے قراءت العامہ (جو روایت حفص کے نام سے مشہور ہے، اور 1400 سال سے متواتر چلی آرہی ہے اور پڑھی جارہی ہے۔) کے مقابل نَو دیگر قراءات شائع کر دی گئی ہیں۔ خود سعودی عرب سے (جو عالم اسلام کا مرکز ہے، جہاں ہمارے مقدس ترین مقامات واقع ہیں) روایت حفص سمیت روایت قالون، روایت ورش، روایت دُوری، روایت شعبہ کے نام سے چار قرآن شائع کئے جارہے ہیں۔ حرم مکہ اور مسجد نبویؐ میں مختلف رنگ کی جِلدوں میں زائرین کے لئے جو طبع شدہ مصاحف رکھے ہوئے ہیں، وہ انہی قراءات پر مشتمل ہیں۔ دیگر قراءات، قراءت امام نافع، قراءت ابن کثیر، قراءت ابوعَمر البصری، قراءت ابن عامر الشّامی، قراءت شعبہ، قراءت مدینہ، قراءت السوسی وغیرہ ناموں سے بہت سی ویب سائٹس پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

چاروں روایات قرآن میں اعراب، وقوف، الفاظ میں تقدم و تاخر، واحد اور جمع، مؤنث اور مذکر، اسم، اور فعل (past tense changed in to present or the imperative form) کے فرق کے علاوہ آیات کی نمبر سکیم بھی تبدیل کر دی گئی ہے۔ متن قرآن جو 6236 آیات میں منقسم چلا آرہا تھا، ان روایات میں اسے 6214 آیات میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اس سے آیات کے نمبر بھی تبدیل ہوگئے ہیں۔ قرآن پاک کی ریفرنس اور اتھارٹی کی حیثیت سے کوٹ کرنے کی حیثیت کو کمزور کرنے کی طرف یہ ایک اور اقدام ہے۔ اب اگر ایک سکالر اپنے مقالہ میں کوئی آیت کوٹ کرے گا، تو اس سے پوچھا جائے یہ کس قرآن میں ہے، اس قرآن میں اس کا کیا نمبر ہے؟

دوسری جنگ عظیم تک پورے عالم اسلام میں چھپا ہوا صرف ایک ہی نوعیت کا مصحف تھا۔ 1950ء تک پوری دنیا میں روایت حفص عن عاصم کے علاوہ کوئی مصحف قرآن پاک کے نام پر چھپا ہوا نہیں تھا۔ پچھلی چند دہائیوں میں یہ قراءات مختلف اسلامی ممالک سے باقاعدہ شائع کر دی گئی ہیں۔ لاہور پاکستان میں قائم ادارہ 'کلیۃ القرآن الکریم و العلوم الاسلامیہ ماڈل ٹاؤن لاہور' بعض بین الاقوامی اداروں کی سرپرستی میں 10-2009 میں اس قسم کے سولہ (16) قرآن شائع کرنے کی کوشش کر بھی چکا ہے۔[4] جو آئین پاکستان کے اشاعت قرآن سے متعلق آرٹیکل سے متصادم ہونے کی بناپر کامیاب نہ ہو سکی۔ اب یہی قراءات مختلف اسلامی ممالک سے شائع کروادی گئی ہیں۔ یہ لوگ عربی زبان اور صرف و نحو پر اپنی قابلیت کے زعم میں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کلام کے فرضی ڈھانچے (رسم عثمانی) میں لفظوں کے زیر، زبر، یعنی اعراب، حرکات، لہجات، واحد، جمع، مؤنث مذکر، فعل کی زمانی حالتیں (فعل حال کو فعل ماضی میں اور فعل ماضی کو فعل حال میں یا participle وغیرہ میں) بدل کر، بعض مقامات پر الفاظ کو مترادف الفاظ سے تبدیل کر کے، خود اپنے ہاتھوں سے قرآن لکھتے ہیں اور اسے اللہ کے نازل کردہ قرآن پاک کی حیثیت سے شائع کر دیتے ہیں۔[5] ہم نے اپنے کتابچہ (Variant Readings of the Qur'an)، جس کا یہ اردو مضمون محض تعارف ہے، کم و بیش 250 مثالیں نقل کی ہیں اس تحریف کی جو ان روایات

میں پائی جاتی ہیں۔ ان روایات کے حوالے سے پورے قرآن پاک میں ہونے والی تحریفات کو مرتب کیا جائے تو وہ ان کی تعداد کئی ہزار تک پہنچ سکتی ہیں۔ کیپٹن محمد صدیق احمد (مرحوم) نے اپنی کتاب جس کا نیچے ذکر آئے گا، اور بھی بہت سی مثالیں قرآن پاک سے دی ہوئی ہیں۔ 'کلیۃ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیہ بابر بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور' سے قراءات عشرہ میں سند یافتہ حضرات نے اور کئی شہروں میں تجوید و قراءت اور حفظ قرآن کے نام سے ادارے قائم کئے ہوئے ہیں جو مزید قراءات بنانے، اور تجوید و قراءت کے نام پر انھیں پھیلانے میں مصروف ہیں۔

اللہ نے قرآن پاک کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے۔ فتنہ پرور اپنے مقاصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ اللہ اپنے بندوں میں سے بعض کو ایسے بُرے منصوبوں کو ملیامیٹ کرنے کی توفیق دے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: اللہ حق کو باطل پر پھینک مارتا ہے، تو حق اسکا بھیجا نکال دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: حق میں باطل داخل نہیں ہو سکتا، نہ سامنے سے نہ پیچھے سے۔

میرے سامنے حال پر دو ایسی کتابیں ہیں جن میں ان تمام خود ساختہ روایات کو اعلیٰ علمی قابلیت کے ساتھ رڈ کر کے حق کو روشن کیا گیا ہے۔

پہلی کتاب کیپٹن (ر) محمد صدیق احمد کی "قرآن الحکیم کی قراءتی تحریف" ہے جو 2018 میں کراچی سے شائع ہوئی ہے۔ حصول کتاب کے لئے رابطہ نمبر 2019970 0316 (92+) دیا گیا ہے۔ انھوں نے حقوق اشاعت اپنے نام پر محفوظ نہیں کئے۔ جو بھی متن میں ترمیم و تنسیخ کئے بغیر کتاب شائع کرنا چاہے، کر سکتا ہے۔

دوسری کتاب ڈاکٹر شہزاد سلیم صاحب کی History of the Qur'an: A Critical Study ہے جو 2019 میں المورد سے شائع ہوئی ہے۔ ڈاکٹر شہزاد سلیم کے بقول، یہ کتاب، قراءات کے مسئلہ پر انکی تلاش حق کی اٹھارہ سالہ کاوش کا نتیجہ ہے۔ شاید ہی کوئی بیانیہ یا روایت (narrative or tradition) ایسی ہو جس کا انہوں نے اپنی کتاب میں نہایت عالمانہ انداز میں تنقیدی جائزہ لے کر اس کے تضادات واضح نہ کئے ہوں۔ تمام بیانیے اور روایات، قراءات کے نام پر تحریف قرآن کے منصوبے کی جن پر بنیاد رکھی گئی ہے، ڈاکٹر شہزاد سلیم نے اعلیٰ علمی تنقید کے ذریعے ان کے بخئے ادھیڑ کر رکھ دیئے ہیں۔ یہ انکے پی ایچ ڈی کے تھیسس پر مشتمل ہے جس پر انھوں نے ویلز یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کی۔ کیا ہمیں ہر قسم کے فرقہ وارانہ تعصبات سے نکل کر اپنے اصل دشمنوں کو پہنچانا نہیں چاہیئے جو دین کی بنیادوں ہی کو منہدم کرنے میں لگے ہوئے ہیں؟

اللہ ان دونوں حضرات کی کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین! پتہ چلا ہے کہ کیپٹن محمد صدیق احمد کچھ عرصہ قبل انتقال فرما گئے ہیں۔ اللہ کریم ان کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات سے نوازے۔

میرا موجودہ مضمون، میری حال ہی میں پبلش کی گئی کتاب A Reopening of the Muslim Mind کے ایک چیپٹر کا حصہ ہے جسے اپ ڈیٹ کر کے 'آسانیاں فاؤنڈیشن' کے پلیٹ فارم سے ایک الگ کتابچے Variant Readings: An Attack on the Authenticity of the Qur'an کے نام سے شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ کتابچہ فری ڈاؤنلوڈ کے لئے دستیاب ہے۔

---

[1] قرآن پاک شک سے پاک ہے۔ (البقرہ آیت 2، السجدہ آیت 2) ان قراءاتی روایات کی تو بنیاد ہی شک پر ہے۔ یہ ظنّی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو 'احسن الحدیث کتاب (The Fairest of Texts Book)' فرماتا ہے۔ احسن الحدیث کتاب اور وہ بھی فرمان الٰہی، اس میں تو شک اور تضاد کا کوئی مقام ہی نہیں ہو سکتا۔

Dr. Shehzad Saleem, History of the Qur'an: A Critical Study, Al-MAWRID, Dec. 2020, p. 19, 1179.[2]

کیپٹن (ر) محمد صدّیق احمد، القرآن الحکیم کی قراءاتی تحریف، 2018 کراچی، ص 74-75۔

[3] محمد فیروز شاہ کھگہ، "قراءات قرآنیہ اور مسلم متجدّدین"، ماہنامہ رشد (سپیشل قراءت نمبر 1)، کلیۃ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیہ گارڈن ٹاؤن لاہور، ستمبر، 2009، ص 411۔

[4] کیپٹن (ر) محمد صدیق احمد، قرآن الحکیم کی قراءاتی تحریف، 2018، ص 39۔ یہ مضمون 2009 میں چھپا ہے۔

[5] قاری محمد ادریس العاصم نے اپنے مضمون (مطبوعہ رشد حصہ اول، ص 592 مطبوعہ 2009) میں بیان کیا تھا کہ مجمع الملک فہد King Fahd Complex for the Printing of the Holy Quran, Medina tul Munawwarah) میں اس طرح کی بیس (20) قراءات پر قرآن کریم طبع کئے جانے پر تحقیق جاری ہے۔ ان محققین کا منصوبہ اسّی (80) ایسی روایات تیار کر کے شائع کرنے کا ہے۔ بیس (20) روایات تو شائع کروا دی گئی ہیں، کیا ہم اس تعداد کے اَسّی (80) تک پہنچنے کا انتظار کرتے رہیں گے۔ آئے اپنے عقائد پر غور کریں اور انھیں درست کریں۔ قراءات قرآن کا یہ تمام کام شاخسانہ ہے قرآن اور حدیث میں تعلق پر ہمارے ناقص عقیدے کا جس پر میں نے حال ہی طبع ہونے والی اپنی کتاب A Reopening of the Muslim Mind: The Reconstruction of Islamic Theology in A Qur'anic Perspective پر تفصیل سے گفتگو کی ہے۔